بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ صدق اللہ العظیم

مقیاسُ الحنفیّت

جُنید زمان پیر طریقت مناظرِ اعظم

ابو عبدالوہاب مولانا محمد عمر صدیقی علیہ الرحمہ

المقیاس پبلشرز

۴- دربار مارکیٹ لاہور

اعتقاد کفر کافی ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے متبعین جو نجد سے نکلے ہیں اور حرمین شریفین پر چھا گئے ہیں۔ اور وہ اپنے آپ کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن ان کا اعتقاد ہے کہ وہ خود ہی مسلمان ہیں اور جو شخص ان کے عقیدے کے مخالف ہے مشرک ہے۔ اور وہ اہل السنت والجماعت کے قتل کو مباح سمجھتے ہیں۔ اور ان کے علماء کو انہوں نے قتل کیا ہے۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حکومت کو توڑا اور ان کے شہروں کو برباد کیا۔ اور مسلمانوں کے لشکر نے ۱۲۳۳ھ میں ان پر فتح پائی۔

دیوبندی حضرات کو جو حنفی کہلا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ میں انعام پیش کرتا ہوں کہ اگر وہ اپنے آپ کو نجدیوں کے عقائد کی تعریف کے انبار لگا کر اور ان کے اعمال وعقائد کو اپنا معمول بنا کر اہل سنت و جماعت ہونا ثابت کردیں کیونکہ یہ سراسر حقیقت کے خلاف ہے۔

سوال} آپ کے پاس وہ کونسا مقیاس حنفیت ہے۔ جس سے تم وہابی اور حنفی میں فرق کرتے ہو۔ بمعہ کتب فارقہ بیان کرو۔

محمد عمر} مقیاس حنفیت تو زیادہ ہیں۔ لیکن مشتے از خروار عرض کرتا ہوں۔ دیوبندی وہابیوں اور احناف اہل سنت و جماعت کے عقائد میں اور کتب میں سخت تناقص ہے۔

عقائد وھابیہ دیوبندیہ	عقائد احناف
''دیوبندیوں کا خدا جھوٹ بول سکتا ہے''	احناف کے نزدیک خدا سے جھوٹ محال اور ممتنع ہے۔
فتویٰ رشیدیہ حصہ اول ص ۲۰ } کذب داخل تحت باری تعالیٰ ہے۔	نحل ۱۴/۵} اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

الجہد المقل حصہ دوم ص ۴۴} اگر حق تعالیٰ شانہ کلام کاذب پر قادر نہ ہوگا۔ تو قدرت انسانی قدرت انسانی قدرت ربانی سے زائد ہو جائیگی۔

الجہد المقل حصہ دوم ص ۴۰} کذب متنازع فیہ صفات ذاتیہ میں داخل نہیں۔ بلکہ صفات فعلیہ میں داخل ہے۔

الجہد المقل ۱/۸۳} اہل سنت کے نزدیک. (دیوبندیوں کے نزدیک) افعال قبیحہ مقدور باری تعالیٰ ہیں۔

الجہد المقل ۱/۴۱} اب افعال قبیحہ کو قدرت قدیمہ حق تعالیٰ شانہ سے کیونکر خارج کر سکتے ہیں۔

الجہد المقل ۱/۴۴} جو حضرات قضیہ غیر مطابق للواقع (جھوٹ) کو مقدور باری تعالیٰ کہتے ہیں ان کا یہ مطلب ہے کہ باوجود انکشاف واقعہ اور ادراک عدم مطابقہ واقعہ غیر واقعی (جھوٹ) کا عقد و اصدار قدرت باری جل سلطانہ میں داخل ہے۔

ترجمہ: بے شک جو لوگ افترا کرتے ہیں اللہ پر جھوٹ کا وہ خلاصی نہیں پاویں گے نفع تھوڑا ہے اور ان کو عذاب ہے درد دینے والا۔

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اور بات کے لحاظ سے اللہ سے زیادہ کون سچا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پاک ہے اللہ اس چیز سے جو وصف بیان کرتے ہیں۔

تفسیر کبیر جلد۵ ص ۲۵۶} اِنَّ الْمُؤْمِنِ لَايَجُوْزُ اَنْ يَظُنَّ بِاللّٰهِ الْكِذْبَ يَخْرُجُ بِذَالِكَ عَنِ الْاِيْمَانِ

(ترجمہ) بے شک مومن کو جائز نہیں کہ گمان کرے اللہ کے ساتھ جھوٹ کا۔ نکل جاتا ہے ساتھ اس کے ایمان سے۔

مسامرہ جلد۲ ص ۳۳} يَجِبُ اَنْ لَّا يَتَّصَفَ بِنَقْصٍ واجب ہے کہ نہ وصف کیا جائے اللہ تعالیٰ نقص کے ساتھ۔

الجہد المقل ۱/۷۸} فعل قبیح بالنظر الی قدرت باری تعالیٰ ممکن ہے

الجہد المقل ۱/۴۱} افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق (وہابی دیوبندی) تسلیم کرتے ہیں۔

الجہد المقل ۱/۴۴} خلاصہ یہ نکلا کہ مابہ النزاع بین فریقین امکان فی الکلام اللفظی ہے امکان کذب فی العلم ہرگز نہیں۔ (کلام لفظی مثلاً قرآن مجید)

مسامرہ جلد۲ص ۶۵} لَایُوْصَفُ اللّٰہُ تَعَالٰی بِالْقُدْرَۃِ عَلَی الظُّلْمِ وَالسَّفْہِ وَالْکِذْبِ لِاَنَّ الْمَحَالَ لَایَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَۃِ اے لَایُصْلَحُ مَعَلَّقَاتُہَا

(وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ یَقْدِرُ تَعَالٰی عَلٰی کُلِّ مَاذُکِرَ

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نہیں وصف کیا جاتا ساتھ قادر ہونے کے ظلم پر اور بیوقوفی پر اور جھوٹ پر اس واسطے کہ محال قدرت الٰہیہ کے ماتحت داخل نہیں ہوتا۔ یعنی اس کے متعلقات کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اور معتزلہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہر نقص پر قادر ہے۔ یعنی جھوٹ، بیوقوفی، ظلم وغیرہم

معلوم ہوا کہ امکان کذب باری تعالیٰ معتزلیوں کا عقیدہ ہے۔ لہٰذا خداوند تعالیٰ کے نزدیک اور احناف کے مذکورہ بالا حوالہ جات سے دیوبندی معتزلی ٹھہرے۔ یہ دلیل اول ہے دیوبندیوں کے معتزلی ہونے کی اور ثابت ہوا کہ یہ دیوبندی قرآنی کذب کے قائل ہیں۔

"دیوبندی تثلیث کے قائل ہیں"

مرثیہ محمود الحسن صاحب بدرگاہ مولوی رشید احمد ص ۱۲} خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا۔

قصائد قاسمی ص ۳۹ از حافظ ضامن صاحب میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی ہمارے قبلہ وکعبہ تمہیں ہو دین ودنیا میں اگر تم سے پھریں حق سے پھریں اور اس کے فرمان سے۔

قرآن شریف

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

ترجمہ: فرما دیجئے یا رسول اللہ ﷺ وہ اللہ ایک ہی ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہیں جنا اس نے اور نہ جنا گیا۔ اور اس کے واسطے کوئی برابر نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سب تعریفیں خاص اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والا ہے)

اللہ تعالیٰ فرماویں کہ رب العلمین اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور دیوبندی کہیں رشید احمد گنگوہی ہے۔ اب فرق تم سوچ لو۔ نبی ﷺ کو اگر ہم مولیٰ کہدیں تو دیوبندی ہم پر فتوئے شرک ثابت کریں۔ اور اگر ان کے مقتدا کسی کو کہدیں۔ تو بجائے فتوئے کفر کے اس پر گناہ لازم بھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماویں اللہ الصمد اللہ بے نیاز ہے اور یہ کہیں کہ جس طرف مولوی رشید احمد صاحب کا ارادہ ہوتا تھا۔ اللہ کو ان کی اقتدا کرنی پڑتی سبحان اللہ

"دیوبندیوں کا خدا پہلے عالم الغیب نہیں"

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ کو تمام آسمانوں وزمین کا غیب ہے۔

بلغۃ الحیر ان مصنفہ حسین علی صاحب واں بھچراں ص ۱۵۷} سب چیز موجود کا (اللہ) عالم ہے۔ اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ اس کا بھی عالم ہے۔ اور جس کا ابھی ارادہ نہیں کیا۔ اس کا عالم نہیں ہے کیونکہ اصل میں وہ شے بھی نہیں ہے۔ اور انسان خود مختار ہے۔ اچھے کام کریں یا نہ کریں۔ اور اللہ کو پہلے اس سے کوئی علم بھی نہیں کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔

حدید ۲۷/۳} مَا اَصَابَ مِنْ مُصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَءَهَا اِنَّ ذَالِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرٌ.

ترجمہ: زمین میں اور تمہارے نفوں میں کوئی ایسی مصیبت نہیں جو اس کے پیدا ہونے کے پہلے ہم نے اس کو نہ لکھا ہو بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

یہ عقائد فرقہ جہیہ کے بھی ہیں جیسا کہ مسامرہ جلد ا ص ۷۰ میں مذکور ہے۔

قرآن مجید کی فصاحت کا انکار

بلغۃ الحیر ان ۱۲} تحقیق مقام برائے تنویر۔ یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں۔

قرآن خداوندی} فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (اگر تم بڑے فصیح بلیغ ہو) تو ایسی ایک سورۃ بنا کر دکھاؤ۔

یہ مذکورہ بالا دونوں عقیدے دیابنہ کا آریہ کے عقیدہ کے بعینہ مطابق ہے۔ جیسا کہ ستیارتھ پرکاش ص ۷۰۸ میں مذکور ہے۔ ''مسلمانوں کا خدا ہمہ دان نہیں''۔ اور قرآن کریم معجز ہے۔

"دیوبندیوں کا کلمہ بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہے"

رسالہ الامداد صفر ۱۳۲۶ھ منقولہ از سیف علی ص ۳۵} (مولوی اشرف علی صاحب کے ایک مرید نے خواب اور بیداری کا واقعہ بیان کیا ہے) میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں۔
لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ آپ کا (اشرف علی) نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے
دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے۔ لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ کے اشرف علی نکلتا ہے۔ (مولوی اشرف علی صاحب فرماتے ہیں) جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

ترجمہ: محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور تمہارے آدمیوں سے کسی کے باپ نہیں۔ اور لیکن اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں۔

(احزاب ۲۲/۵}

بخاری شریف جلد اول ص ۶}
بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِ وَصَوْمُ رَمَضَانِ
(ترجمہ) نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسلام پانچ بنیادوں پر قائم ہے۔
لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور نماز کا قائم کرنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے۔

"پہلے اجرائے نبوت کا مسئلہ دیوبندیوں نے جاری کیا"۔	قرآن شریف وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّا بَشِیْراً وَّنَذِیْراً ترجمہ: اور نہیں رسول بنایا ہم نے آپ کو یا رسول اللہ۔ مگر تمام لوگوں کے واسطے کافی بشیر اور نذیر)
تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب ص ۱۴} اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں یا بالفرض آپ کے بعد بھی کوئی نبی فرض کیا جاوے تو بھی خاتمیت محمدیہ میں فرق نہ آئے گا۔	
مرثیہ ص ۶} زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید اٹھا عالم سے کوئی بانئے اسلام کا ثانی۔	ابن ماجہ ص ۳۰۷} اَنَا نَبِیٌّ وَّلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔
تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۱۷} سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں۔ مگر اس زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف ہے میری اتباع پر۔	

فرقہ دیوبندیہ کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کوئی اور نبی فرض کیا جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں فرق نہیں آسکتا۔ چنانچہ اس عبارت لکھنے کے بعد مولوی رشید احمد صاحب نے بھی قسم کھا کر اپنی امت دیوبندیہ کو فرما دیا۔ کہ اس زمانہ میں ہدایت و

نجات میری اتباع پر موقوف ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی اتباع پر ہدایت و نجات کو قیامت تک موقوف رکھا ہے۔ تحذیر الناس (۲۵) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا ثابت ہوا۔ کہ بانی مرزائیت دیابنہ ہیں جو نبی ﷺ کے بعد نبی پیدا کرنے کے درپے ہیں اور احناف کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے بعد کسی کو نبی فرض کرنا بھی کفر ہے۔ انصاف تم پر موقوف ہے۔

"دیوبندیوں کے نزدیک تمام دیوبندی مولوی رحمۃ اللعالمین ہو سکتے ہیں"

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۹} استفتا کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔ الجواب۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کا نہیں ہے۔ بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔

قرآن شریف

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو یا رسول اللہ مگر تمام جہانوں کے واسطے رحمت۔

نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام عالمین کی رحمت بنا کر بھیجا۔ اب اور کون سے عالمین ہیں۔ جن کے یہ بھی رحمت بن سکتے ہیں۔ جیسا کہ رَبِّ العٰلمین کہنے کے بعد تمام عالمین میں کسی دوسرے رب کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی مانے تو اس نے شرک فی التوحید کیا ہے ایسے ہی رحمۃ للعٰلمین کے اقرار کے بعد کوئی عالمین کی رحمت نہیں کہلا سکتا۔ اور اگر کوئی تسلیم کرے تو مشرک فی الرسالت ہوگا۔

''دیوبندیوں کا کعبہ گنگوہ ہے''۔

مرثیہ ص ۱۳} پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی مکہ مکرمہ میں مدرسہ صولیتہ دیوبندیہ کی مسجد کا محراب خانہ کعبہ کی طرف ہے۔ اس محراب میں ایک چھوٹا محراب بنا ہوا ہے۔ جس میں امام کھڑے ہوکر اپنا رخ ہندوستان کے گنگوہ کی طرف رکھتا ہے۔ جا کر خود ملاحظہ کر لیں۔ فقیر نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

قرآن شریف

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ عَلَيْهَا اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ.

ترجمہ: اور نہیں بنایا ہم نے قبلہ کو جس پر آپ ہیں مگر تا کہ جان لیں ہم کون شخص رسول کی تابعداری کرتا ہے اس شخص سے جو اپنی ایڑیوں پر پھرتا ہے۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (ترجمہ: اور جس جگہ بھی تم ہوتو اپنے مونہوں کو مسجد حرام کی طرف پھیرو)

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ وَمَا اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ اگر اہل کتاب کو آپ تمام معجزات دکھائیں تو یہ آپ کے قبلہ کی تابعداری نہ کریں گے۔ اور نہ آپ ہی ان کے قبلہ کی تابعداری کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کا کعبہ وقبلہ مسجد حرام مقرر فرمائی ہے۔ نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر آپ اہل کتاب کو تمام آیات دکھائیں تو بھی یہ آپ کے قبلہ کی طرف منہ نہ موڑیں گے۔ یہی حال دیوبندیہ کا ہے۔

"گنگوہ کے حج کا اعلان"

تذکرۃ الرشید جلد۲ص ۸۵} اے قوم بحج رفتہ کجائید کجائید معشوق و رانجا است بیائید بیائید

"میلاالنبی ﷺ کے متعلق دیوبندیوں کا عقیدہ"

براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبھیوی ص ۱۴۸} پس یہ ہر روز اعادہ ولادت کا تو مثل ہنود کے سانگ کھنیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں۔

قرآن شریف

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور اللہ کے واسطے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو شخص رستے کی طاقت رکھے۔

قرآن کریم

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

ترجمہ: اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا کیا گیا۔ اور جس دن میں مروں گا۔ اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

مستدرک جلد۲ص ۶۰۲} اِنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ اِنَّ ذَالِكَ الْيَوْمَ الَّذِيْ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَاُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ (ترجمہ: ایک اعرابی نے نبی ﷺ سے پیر کے دن کے متعلق روزہ رکھنے کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں میں پیدا کیا گیا ہوں اور اسی دن میں مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

مذکورہ بالا آیت میں عیسیٰ علیہ السلام کی کلام کو اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں کہ

جیسے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری ولادت کا دن اور یوم وصال اور قیامت کا دن مجھ پر سلامتی والا ہے۔ معلوم ہوا کہ دنیا میں انبیاء کے لئے دونوں دن چونکہ خاص ہیں۔ اس واسطے ان یومین میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ خیرات کرنا یا ان کو کلام کا ثواب پہنچانا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان دونوں دنوں میں زیادہ نزول اسلام ہوتا ہے۔ چنانچہ یحییٰ علیہ السلام کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور سلام ہے اس یحییٰ علیہ السلام پر جس دن وہ پیدا کیا گیا۔ اور جس دن ان کا وصال ہوگا۔ اور جس دن وہ اٹھایا جائے گا۔ اس آیت کریمہ سے بھی یوم ولادت اور یوم وصال کی خصوصیت اللہ کی طرف سے ثابت ہوئی اگر کوئی متبع انبیائے کرام اور محکوم من اللہ فرمان الٰہی کے مطابق ان ایام کی خصوصیت میں اعادہ ولادت کرے تو اللہ کی طرف سے تو ضرور ثواب پائے گا۔ مگر دیوبندی قانون سے وہ مذہب ہنود میں سمجھا جائے گا۔ دیگر نبی ﷺ کی حدیث مذکورہ سے بھی یوم ولادت کی تخصیص ثابت ہوئی۔ لیکن فرقہ دیوبندیہ نے یوم ولادت کے اعادہ کرنے والے کو ہندو اور نبی ﷺ کو (معاذ اللہ) کھینا قرار دیا۔

''کتاب تقویۃ الایمان مصنفہ اسمٰعیل دہلوی کی اہمیت فرقہ دیوبندیہ کے نزدیک اور وہ کتاب کیسی ہے اور اس پر عمل کیسا ہے''۔

فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۱۱} کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ اور سچی کتاب اور موجب قوت و اصلاح ایمان کی ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب پورا اس میں ہے اس کا مؤلف ایک مقبول بندہ از بندہ رشید احمد ہے۔

ثابت ہوا کہ تقویۃ الایمان دیوبندیہ اور وہابیہ میں قرآن کا درجہ رکھتی ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۲۱} کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد

شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہے۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (اب ذرا دیوبندیہ وہابیہ کے قرآن و اسلام کی گہرافشانی ملاحظہ ہوں۔ اور قرآن و حدیث والے کی شان کا وہ کہاں تک علو مرتبہ سمجھتے ہیں اندازہ لگائیں۔)

تقویۃ الایمان ص ۲۸ } اولیاء و انبیاء امام زادہ پیرو شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔ مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے۔

حدیث شریف

ابوداؤد جلد اول ص ۳ } عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُکُمْ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے (اور کوئی بات نہیں میں تمہارے باپ کے قائم مقام ہوں تمہیں سکھاتا ہوں)

''نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بفرمان خود اور بقانون الٰہی اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ کے بمنزلہ باپ ثابت ہوں اور یہ بھائی کہیں اور آپ کے تمام فضائل کا انکار کریں''۔

تقویۃ الایمان ص ۴۷ } جوان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے۔ محمدؐ یا علی نہیں ہے اور جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

قرآن کریم

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی

ترجمہ: اور آپ کو یا رسول اللہ نادار۔ پایا پھر غنی کیا آپ کو۔

(توبہ ص ۱۰/۱) وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ

فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ خَیْرًا لَّهُمْ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ

(ترجمہ: اور نہیں بدلہ لیا انہوں نے مگر اس بات کا کہ اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے فضل سے ان کو غنی کیا ہے۔ سو اگر توبہ کریں وہ تو ان کے لیے بہتر ہے اور اگر منہ پھیریں وہ تو اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک سزا دے گا۔ اور ان کے لئے زمین میں کوئی کارسالہ اور مددگار نہیں)

''اللہ تعالیٰ تو فرمائیں کہ تمام کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فضل نے غنی کیا اور دیوبندی وھابی کہیں کہ اللہ کو اختیار ہے اور نبی ﷺ کو کچھ اختیار نہیں تو اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ سے مشرکین مکہ میں داخل ہو گئے۔ کیونکہ وہ بھی نبی ﷺ کے ہی فضل کے منکر تھے۔ جن کو اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فضل وغنا کی طرف رجوع کرلیں اور اپنا عقیدہ اسی سے درست کرلیں تو ان کے لئے دنیا وعقبیٰ میں بہتر ہوگا۔ ورنہ ان کا کوئی امدادی نہیں ہو گا۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ دنیا وعقبیٰ میں دردناک عذاب کرے گا۔

دوستو اپنے عقائد کو فرمان الٰہی کے مطابق بنالو۔ اگر تقویۃ الایمان پر ایمان لے آئے اور نبی ﷺ کو بے اختیار تصور کر دیا تو دیا وعقبیٰ میں عذاب الٰہی

میں گرفتار ہو جاؤ گے اور ارشاد الٰہی موجود ہے۔ وَوَجَدَکَ عَائِلاً فَاَغْنٰی یعنی نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ نادار تھے پھر غنی کیا۔ یعنی آپ کسی جدی جائیداد کے وارث نہ تھے۔ تو اللہ نے آپ کو غنی کیا۔ اور نبی ﷺ کے غنا کو بھی اللہ نے عام فرمایا ہے۔ کسی قسم کی قید خصوصیت سے مقید نہیں فرمایا۔ اور دیوبندی وہابی آپ کے عدم مختار ہونے کا فتویٰ جاری کر دیں تو سوا عقل کے اندھوں کے دوسرا کون بھلا تسلیم کرے اور قرآن کریم کو پس پشت ڈالے اور منکر قرآن بنے اور مومن کو رب العزۃ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مقابلہ میں اپنے آپ کو بے اختیار سمجھو فرمایا۔

احزاب ۲۲/۵ } وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا اور کسی مومن کو یا مومنہ کو کوئی اختیار نہیں جب اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے کسی کام کا فیصلہ فرما دیا یہ کہ ان کے کام سے ان کو کوئی اختیار ہو۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی (اس میں) نافرمانی کرے گا (یعنی خود مختار بنے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بے اختیار سمجھے گا) تو ضرور وہ صریح گمراہی میں گمراہ ہو۔

ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو با اختیار اور اپنے آپ کو بے اختیار سمجھے تو مومن اور فرمانبردار ورنہ نافرمان اور گمراہ کیونکہ سب انعام اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ہر مومن کو ہے چنانچہ اس آیت کے آگے ارشاد الٰہی موجو ہے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اور جب آپ فرما رہے تھے۔ اس شخص کو جس پر اللہ نے انعام کیا اور آپ نے اس پر انعام کیا۔

کیوں جناب انعام نبوی مومن پر ثابت ہوا یا نہ اور جو کسی سے کھا کر انعام

فراموش ہو جس خطاب سے لوگ اسے کو یاد کرتے ہیں وہ تم خود سمجھتے ہو اور جو شخص انعام رسولی کا منکر وہ خداوند کا بھی احسان فراموش کیونکہ مومنین پر انعام رسول یہ احسان خداوندی ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُوْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْھُمْ مومن قرآن کریم کو چھوڑ کر تقویۃ الایمان پر ایمان لاتے ہوئے نبی ﷺ کو بے اختیار کیسے سمجھے۔

تقویۃ الایمان ص۱۶} اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

قرآن کریم

(منفقون ۲۸) وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُوْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَایَعْلَمُوْن

ترجمہ: اور واسطے اللہ کے ہے عزت اور اس کے رسول سے واسطے اور مومنین کے واسطے۔ اور لیکن منافق نہیں جانتے۔

دیوبندیو ہابیوں کے نزدیک بقانون مذکورہ عین اسلام یہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اور بڑے چھوٹے کی شرح تقویۃ الایمان کے ص ۶۸ پر اولیاء وانبیاء سے تعبیر کی ہے۔ اور وہاں بڑے بھائی کا مرتبہ دیا اور یہاں تمام انبیاء واولیاء کو چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہہ دیا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ اور ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ فرما دیں کہ اللہ اور اس کے رسول تمام عزت دار ہیں لیکن منافق بوجہ نفاق کے ان کی عزت کو جانتا نہیں ثابت ہوا کہ یہ دیوبندی عقیدہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نفاق پر موجزن ہے دنیٰ فتدلیٰ اللہ تعالیٰ نے اسی لئے تم کو سمجھایا ہے۔ کچھ سوچو۔

تقویۃ الایمان ص ۶۹ } (نبی ﷺ کی ذات مطہرہ پر بہتان لگایا گیا ہے) میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔	حدیث شریف نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے عمداً مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اس بہتان کو جو نبی ﷺ پر لگایا گیا۔ حدیث پاک میں اس کے برعکس ثابت ہے۔ ابن ماجہ ص ۱۱۹ } قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بلاشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ انبیاء کے جسموں کو کھائے تو اللہ کا نبی زندہ ہے۔ رزق دیا جاتا ہے)

اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو اور اصلی حنفیت کے مدعیو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر تو دیکھو کہ نبی ﷺ کا فرمان انبیاء علیہ السلام کی حیات کو ثابت کرتا ہے صحیح ہے یا تمہاری بناوٹ یا بہتان کی طرح سے انبیاء علیہم السلام کو بعد از وصال مردہ قرار دیتا ہے۔ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے میدان حساب میں کیا جواب دو گے۔

یہ ہے دیوبندی وھابیوں کی کتاب تقویۃ الایمان کے عین اسلام کا خلاصہ۔"

دیوبندی

قرآن کریم	
قرآن کریم (احزاب)وَاَزْ وَاجُہٗ اُمَّھٰتُھُمْ یعنی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات مومنوں کی مائیں ہیں۔	رسالہ الامداد صفر ۱۳۱۵ھ سیف علی ص ۸۵} ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر (اشرف علی تھانوی) کے گھر حضرت عائشہؓ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میرا (اشرف علی کا) ذہن معاً اسی طرف منتقل ہوا کہ کم سن عورت ہاتھ آئے گی۔

فرمائیے جناب جو ماں کی رویا کو کمسن بیوی سے تعبیر کرے اس پر آپ کا فتویٰ کیا ہے کیا جس مذہب کے مقتدا ان خیالات باطلہ کے ہوں کہ باپ کو بھائی کہیں بلکہ اس سے بھی ذلیل اور والدہ و بیوی سے تعبیر کریں ان کے متبعین کے ایمان کا حال آپ خود سمجھ لیں۔ پھر سچ کہنے والے کو مفسد کہا جاتا ہے:

دیوبندی

قرآن کریم	
قرآن کریم وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ (اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو یارسول اللہ مگر تمام جہانوں کے واسطے رحمت)	مبشرات مولوی حسین علی صاحب واں بھچراں ص ۸} وَرَاَیْتُ اَنَّہٗ یَسْقُطُ فَاَمْسَکْتُہٗ وَاَعْصَمْتُہٗ (میں نے نبی ﷺ کو خواب میں گرتے دیکھا تو آپ کو تھاما اور گرنے سے بچالیا۔)

"اس عبارت مذکورہ بالا سے دیوبندیوں کے رہبر کی دروغ گوئی کا آپ کو اندازہ ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نبی ﷺ کی شان کے متعلق فرمادیں۔ کہ آپ کی رحمت تمام جہانوں کو تھامے ہوئے ہے۔ اور دیوبندیوں کا مرشد کہے۔ کہ میں نے نبی ﷺ کو تھاما ہوا ہے تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ تمام جہانوں کے تھامنے کا دعویٰ مولوی حسین علی صاحب کو ہے۔ جو اپنی جھونپڑی کے ستون کو تھامنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ جہانوں کی رحمت کے تھامنے کا مدعی ہو۔ اور جو جہانوں کی رحمت ہوان وہ بے اختیار اور بے بس ہونے کا اعلان کرے۔ کیا وہ نبی ﷺ کا متبع کہلا سکتا ہے۔

اور جو شخص نبی ﷺ کی نبوت کو اپنا ظل سمجھتا ہے۔ معاذ اللہ تم معاذ اللہ خداوند تعالیٰ ایسے پیشواؤں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ یہ بھی حصہ دیوبندیت کا ہی ہے۔

چنانچہ دیوبندی نبی ﷺ کے استاد بن کر اپنی شان ظاہر کرتے ہیں

دیوبندی

براہین قاطعہ ص ۲۶} اس فقیر کے گمان میں یہ آتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی درگاہ پاک میں بہت ہے۔ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو (نبی ﷺ کو) اردو میں کلام کرتے دیکھا تو پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی۔ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ

قرآن کریم

وَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اور نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول کو مگر اس قوم کی زبان کے ساتھ)

جب سے علمائے مدرسہ دیو بند سے ہمارا
معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان آ گئی ۔ سبحان
اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا آیت سے اپنے اصول کو ظاہر فرمایا۔ کہ میں جس رسول کو کسی قوم کی طرف بھیجتا ہوں تو اس قوم کی زبان سکھا کر بھیجتا ہوں۔ چنانچہ نبی ﷺ کو تمام لوگوں کی طرف بھیجا بلکہ تمام جہانوں کی طرف۔ فرمایا تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

(ترجمہ: بابرکت ہے وہ ذات جس نے حق و باطل کے فرق کرنے والی کتابِ کو اپنے بندے پر نازل فرمایا۔ تاکہ وہ تمام جہانوں کے لئے نذیر ہو جائے)

جب آپ کو تمام جہانوں کا نذیر اور رسولؐ بنا کر بھیجا تو قانون خداوندی مذکورہ بالا سے نبی ﷺ کو تمام عالمین کی زبانیں سکھا کر بھیجا۔ دیو بندی کہیں کہ اردو نبی ﷺ کو ہمارے علمائے دیو بند سے حاصل ہوا۔ تو یہ قرآن کے صراحتہ خلاف ہے اور اپنے استاد بننے کے فخر میں قرآن مجید کا انکار ہے۔ اور رسول اللہ کی بجائے رسول دیو بند قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنے رسولوں کے علم کو اپنی طرف منسوب فرماویں اور یہ علمائے دیو بند کی طرف یہ ہے فرقہ دیو بندیہ کا ایمان، جو معلم گر کو اور تمام جہانوں کے حکیم ساز کو اپنا شاگرد تصور کرتے ہیں"۔ تو اکابرین دیو بند کا خدائی دعویٰ ظاہر ہو گیا۔

قرآن کریم	دیو بندی
اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ ترجمہ: نبی ﷺ تمام لوگوں کی جانوں سے بہت بہتر ہیں۔	تحذیر الناس مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی ص ۵} انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں۔ بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام عالمیان کی جانوں کے مقابلے میں نبی ﷺ کو اولی فرماویں اور تم اپنی جانوں کے اعمال کو نبی ﷺ کے اعمال سے برتر سمجھو۔ کیا دیوبندی فرقہ کو قرآنی تعلیم کا اور نبی ﷺ کی غلامی کا یہی اثر ہے۔ کہ اپنے آقا سے غلام کو اعمال میں بالا سمجھتے ہو۔ سب سے پہلے نبی ﷺ سے بڑائی کا مدعی جناب کو یاد ہونا چاہئے سابق معلم الملکوت ابلیس تھا اور اَنَا خَیْرٌ مِنْہُ کی بڑماری تو اللہ تعالیٰ نے فَاخْرُجْ مِنْھَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ کا حکم فرما کر مردود کر کے نکال دیا اس کے تمام اعمال و عبادات اس بڑائی کی وجہ سے حبط کر کے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابلہ میں ابدالاباد تک بلا اپیل راندۂ درگاہ کر دیا۔ جو تم بھی اس صفت ابلیسی پر عامل ہو۔ اور سید الانبیا علیہ ﷺ سے برائی کے مدعی ہو۔ تو حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہتر بننے ے مدعی کو اور اس کے متبعین کو تو اللہ تعالیٰ نے خلود نار کا وعدہ فرمایا ہے اور تمہیں سید الانبیاء اصالت کل فخر کل۔ فی انکل پر بڑا کہلانے سے خبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے متبعین کو بمعہ تمہارے کون سے قعرِ جہنم میں بلا اپیل داخل فرماوے گا۔

	قرآن کریم
''دیوبندیوں کے نزدیک نبی علیہ ﷺ جیسا علم تو معاذ اللہ کتے، بلے خنزیر کو بھی ہے''	ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ
حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ص ۷ } آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول	(ترجمہ) یہ غیب کی خبروں سے ہے جو ہم نے وحی کیا اس کو آپ کی طرف (یعنی رسول اللہ ﷺ کی طرف)

زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ
اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل
غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو
اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔
ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و
مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بھائم کے
لئے بھی حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قرآن مجید جو آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ یہ تمام غیبی خبریں ہیں۔ اور مصنف حفظ الایمان نے یہ کہا ہے کہ ایسے علوم غیبیہ تو صبی و مجنون اور کتے، بلے، کنزیر کو بھی حاصل ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض علوم غیبیہ جن کو قرآن شریف کہا جاتا ہے ہر فرد حیوان اور صبی اور مجنون پر بھی نازل ہیں۔ تو میرے خیال میں مصنف مذکور کو جو قرآن شریف نبی ﷺ پر اترا ہے اس کی اتباع کی کیا ضرورت ہے۔ کسی لڑکے یا دیوانے یا کتے وغیرہ کے نازل شدہ قرآن پر ہی ایمان لے آئے اور آؤ آؤ کرتا پھرے۔ تاکہ غلامان مصطفیٰ ﷺ کو کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ اور نہ مصنف مذکور اس توہین مصطفیٰ ﷺ سے عذاب الیم میں گرفتار ہو۔ ورنہ اس عقیدہ رکھنے والے کو تو توہین مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے ایمان کا کچھ حصہ نصیب نہیں۔ اور مصنف مذکور پر صرف ہم نے ہی نہیں بلکہ بعض دیوبندیوں نے بھی اس عبارت پر فتویٰ کفر ثبت کیا ہے۔ المہند ص ۳۰) ہمارے نزدیک متعین ہے کہ جو شخص نبی ﷺ کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے"۔

دیوبندیوں کے بعض اکابرین نے مصنف مذکور یعنی مولوی اشرف علی تھانوی پر بھی بہترے فتویٰ کفر جڑے۔ لیکن حکیم صاحب اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ

پھر بھی ثابت قدم رہے۔ پنجابی مثل مشہور ہے۔ "گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان چھڑپ" جس امت دیوبندیہ کے حکیم کا یہ حال ہے۔ ان کے مریضوں کے کیا ہی کہنے ہیں۔

"دیوبندیوں کے نزدیک نبی ﷺ سے معاذ اللہ شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے"۔

خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۱۸۰} عُلِّمْتُ الاَسْمَاءُ كُلُّهَا كَمَا عَلِمَ آدَمُ الْاَسْمَاءَ كُلِّهَا (ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں سکھایا گیا ہوں کل چیزوں کے نام جیسا کہ سکھائے گئے آدم علیہ لسلام کل چیزوں کے نام)

براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی ص ۵۱ } الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کرن سا ایمان کا حصہ ہے شیطان اور ملک الموت کو تو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے...... ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو۔ چہ جائیکہ زیادہ۔

بخاری شریف جلد اوّل ص ۷} وَاَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا (نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تم تمام سے زیادہ جاننے والا ہوں)

"حدیث مذکورہ سے ثابت ہوا کہ آپ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔جس میں۔حضرت آدم علیہ السلام بھی شامل ہیں۔اور حضرت آدم علیہ السلام کو تمام ملائکہ جس میں ملک الموت بھی شامل ہے سے زیادہ علم ہے۔حضرت آدم علیہ السلام کو تمام ملائکہ کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے زیادہ علم عطا فرما کر ان کا استاد مقرر فرمایا۔بلکہ جبرئیل و ملک الموت وغیرہم ملائکہ کو آدم علیہ السلام کے علم ہی کی وجہ سے سجدے کا حکم فرمایا۔تو بہر حال نبی ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام سے علمی فوقیت حاصل ہے۔تو اس لحاظ سے نبی ﷺ امام الانبیاء تمام ملائکہ یعنی ملک الموت وغیرہم کے استاد الاستاد ٹھہرے۔جو شخص ملک الموت کے استاد حضرت آدم علیہ السلام کے اعلم ہونے پر ایمان رکھتا ہے اس کو۔

امام الانبیاء جناب نبی اکرم ﷺ کے استاد الاستاد ہونے پر بھی ایمان لانا عین اسلام ہے۔اور اس کا انکار امت محمدیہ سے خارج کرتا ہے۔دیگر مصنف مذکور اپنے کلام سے بھی ناواقف ہے۔کیونکہ عبارت مذکورہ بالا میں لکھتا ہے۔فخر عالم نبی ﷺ ہیں۔اور عالم کا لفظ استعمال کرنے سے ملک الموت بھی شامل ہے۔اور فخر عالم کہنا تب ہی درست ہو سکتا ہے کہ ملک الموت اور شیطان سے نبی ﷺ کو ان تمام سے علمی فخر بھی حاصل ہو۔ورنہ نبی ﷺ کو فخر عالم کے خطاب سے پکارنا غلط ہو گا۔تو مصنف مذکور کو اتنی سمجھ نہ آئی کہ شیطان اور ملک الموت کے علم کو نبی ﷺ کے علم سے وسیع کہنا اور پھر نبی ﷺ کو فخر عالم کے لقب سے یاد کرنا کیا یہ دروغ گو را حافظہ نباشد کا مصداق نہیں ہے۔

ع لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

پھر مصنف مذکور شیطان اور ملک الموت کے علم کا اتنا وسعت سے قائل ہے کہ ان کا علم زمین کے ذرے ذرے پر محیط ہے۔لیکن معلم کل مخلوق رسول اکرم ﷺ کے علم پاک کو جو تمام عمر رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کا وظیفہ بھی پڑھتے رہے آپ کے علم کو ناقص جانتا ہے۔چنانچہ اسی بنا پر علمائے دیوبند کے بعض علماء کو مولوی خلیل احمد

صاحب انبیٹھوی پر فتویٰ کفر لگانا پڑا۔ (المہند ص ۲۵) '' جو شخص یہ ہے وہ فلاں شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی علیہ ﷺ سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں''۔

اب فرمایئے آپ کے اکابرین پر ان کے اعتقادات باطلہ کی بنا پر جماعت دیوبندیہ کے مسلمہ علماء جب فتویٰ کفر ثبت کر رہے ہیں تو ہمارے کہنے پر آپ کیوں سیخ پا ہوتے ہیں۔ کیا آپ کے علماء کفر کریں تو مفسد نہیں۔ اور بعض دیگر آپ کے علماء ان ہی عبارات کے قائل پر فتویٰ کفر شائع کر دیں تو مفسد نہیں۔ اور ہم اسی فتویٰ کو دہرا دیں تو ہمارے ساتھ شکر رنجی کا باعث ہو جاتا ہے۔ '' ببیں عقل و دانش بباید گریست''

(دیوبندیوں کا نبی علیہ ﷺ سے دلی تعلق)

صراط مستقیم محمد اسمٰعیل دہلوی ص۸۶ } وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤخر واست۔ (یعنی شیخ وغیرہ اور رسالت مآب کی طرف صرف ہمت گاؤخر کے تصور سے بدتر ہے)

قرآن مجید

(مائدہ $\frac{6}{3}$) فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ

(توبہ $\frac{11}{16}$) بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُفٌ رَحِيمٌ نماز میں جب آپ ان آیات پر پہنچتے ہیں تو بشیر و نذیر اور رؤف رحیم پڑھتے ہوئے اگر نبی علیہ ﷺ کا خیال دل میں نہ لائیں تو کیا انکار قرآن کریم ہے یا نہیں۔

بخاری شریف $\frac{6}{632}$} عن كعب بن مالک قال اصلی قریبا منه فاسارقهُ النظَر

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی علیہ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا تھا اور میں نماز میں

نبی علیہ السلام کو نظر چرا کر دیکھتا تھا صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو ترسے ہوئے نماز میں نظر کرنا نصیب ہو اور تمہیں آپ کا خیال آنے سے نماز فاسد ہو جاوے۔ اب تم انصاف کرو

''دیوبندیوں کے نزدیک معاذ اللہ فرشتوں اور نبی علیہ السلام کو شیطان کہہ سکتے ہیں''

بلغۃ الحیران ص ۴۳ } طاغوت کے معنی کُلُّ مَا عُبِدَ مِنْ دُوْنِ اللہ فَھُوَ الطَّاغُوْتُ اس معنی ہو جب طاغوت جن اور ملائکہ اور رسول کو بولنا جائز ہوگا۔

قرآن کریم

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ (جو شخص کفر کرتا ہے شیطان کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ ایمان لاتا ہے۔ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی (تو اس نے مضبوط کنڈے کو تھام لیا)

''خداوند تعالیٰ کے فرمان مذکورہ کے مطابق مومن وہی کہلا سکتا ہے اور ایماندار جب ہی بن سکتا ہے کہ پہلے طاغوت کا انکار کرے۔ پھر اللہ کے ساتھ ایمان لائے تو وہ متبع رسالت ہو سکتا ہے۔ اسی بناء پر اکابر دیوبند یہ رسول اللہ علیہ السلام کو طاغوت کہنا جائز سمجھتے ہیں۔ تاکہ نبی علیہ السلام کا انکار کر کے محض اللہ کے قائل ہو جائیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اپنی درگاہ سے صاف جواب دے رہے ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ (یعنی جو شخص رسول علیہ السلام کا غلام ہے پھر وہ اللہ کا غلام ہے) ورنہ نہیں''۔ اس آیت کریمہ میں اطاعت رسول علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت پر مقدم فرمایا ہے۔ تو انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ کو طاغوت کہنے والا اللہ کی

طرف سے وہ خود طاغوت ہے''۔

''فرقہ دیوبندیہ نبی ﷺ کی طرف اپنی نسبت کرنا ہی شرک کہتے ہیں''۔

تقویۃ الایمان ص ۵} کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے۔ سو وہ شرک میں گرفتار ہے۔

بہشتی زیور حصہ اول ۳۶} علی بخش، حسین بخش عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔

قرآن کریم

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ

(ترجمہ: فرمادیجئے (یارسول اللہ) میرے بندو جو حد سے تجاوز کر گئے ہو اللہ کی رحمت سے بے امید نہ ہو)

(نور $\frac{18}{4}$) وَالصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ (اور تمہارے عبدوں سے نیک لوگ)

''اگر عبد کی نسبت اللہ کے سوا کسی دوسرے کی طرف شرک ہوتی تو اللہ تعالیٰ مِنْ عِبَادِکُمْ نہ فرماتا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے عبد کو اپنے سوا دوسروں کی طرف منسوب کیا ہے تو اور کون روک سکتا ہے۔ اور عبدالنبی نام رکھنا اگر ناجائز ہوتا یا شرک تو اللہ تعالیٰ قُلْ یٰعِبَادِیْ نہ فرمایا۔ اس کی شرح کی تصحیح اپنے بزرگ کی زبانی سن لیجئے۔ (امداد المشتاق ص ۹۳) فرمایا (حاجی امداد اللہ صاحب) چونکہ آنحضرت ﷺ واصل بحق ہیں۔ عباد اللہ کو عباد رسول کہہ سکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ مرجع ضمیر متکلم آنحضرت ﷺ ہیں مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی انہیں معنی کا ہے۔ آگے فرماتا ہے۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ اگر مرجع اس کا اللہ ہوتا فرماتا مِنْ رَّحْمَتِیْ تاکہ مناسبت عبادی کی ہوتی۔

یہ تو آپ کے مولوی اشرف علی صاحب کا بیان اور حاجی امداد اللہ صاحب کا۔

اب صحابہ کرام کا بھی عقیدہ سن لیجئے:

کنز العمال جلد۳ص۱۴۷﴿ فَلَمَّا وَلِّی عُمَرُ بْنُ خَطَّابٍ خَطَبَ النَّاسَ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ یَااَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تُوْنِسُوْنَ مِنْ شِدَّۃٍ وَغِلْظَۃٍ وَذَالِکَ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ

ترجمہ: تو جب عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں کو آپ نے خطبہ پڑھا۔ منبر رسول اللہ ﷺ پر۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے لوگو میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے سخت محبت رکھتے ہو۔ اور یہ اس لئے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں۔ اور میں آپ کا عبد ہوں اور آپ کا خادم ہوں) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے آپ کو عبدالرسول منبر پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں۔ تو عبدالرسول کہنا کونسا خلاف شرع ہے۔ اور جب تم نے خلیفہ رسول ﷺ پر فتویٰ کفر جڑ دیا۔ تو ہمیں کہنے سے کونسا گریز ہے۔ اور غلو محبت بھی ثابت ہو گیا۔

دیوبندیوں کے نزدیک امام حسین علیہ السلام کا ذکر حرام اور جو مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کا ذکر خیر نہ کرے وہ لعنتی۔

فتویٰ رشیدیہ ۳/۱۱۴﴾ محرم میں ذکر حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔ فقط رشید احمد۔

فتویٰ رشیدیہ ۳/۱۶﴾ بہرحال یہ لوگ مولوی اسمٰعیل کے طعن کرنے والے ملعون ہیں۔ مولوی اسمٰعیل شہید مہبط رحمت حق تعالیٰ کے ہیں۔

اور مولوی اسمٰعیل صاحب کا ذکر یعنی ان کی تصنیف تقویۃ الایمان کے متعلق رقمطراز ہیں۔

فتویٰ رشیدیہ ۱/۲۱﴾ اور کتاب تقویۃ الایمان واسطے درستی ایمان کے اکسیر اعظم ہے۔

مسلمانو انصاف کرو جن کے مذہب میں ذکر حسین علیہ السلام بروایات صحیح حرام اور مولوی اسمٰعیل صاحب کا ذکر اکسیر اعظم۔ خداوند ان کو ہدایت دے۔

دیوبندیوں کے نزدیک ہندو کی پکی ہوئی شی حلال اور مومن کی مقررہ دن میں پکی ہوئی چیز حرام

فتوی رشیدیہ $\frac{۲}{۱۲۳}$} مسئلہ ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا کچھ اور کھانا (مثلا جھٹکے کا بھنا ہوا گوشت) بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد و حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

الجواب درست ہے فقط

(ہندو کے ہاتھ کی پکی ہوئی شی دیوبندی کو حلال اور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گیارھویں کا کھانا حرام۔

قرآن کریم

مدثر $\frac{۲۹}{۱}$} وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو چھوڑیے اور ارشاد ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ مشرک پلید ہیں۔ لہٰذا پلید کی شی بھی پلید۔

نبی علیہ السلام نے عقبہ بن ابی معیط کی دعوت کو اس شرط پر قبول فرمایا کہ ایمان لادے۔

خازن $\frac{۵۰}{۱۰}$} قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ما انا ناکل طعامک حتی تشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تیرا کھانا نہیں کھاؤں گا حتی کہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ شہادت پڑھے۔

ثابت ہوا کہ کافر کے گھر کا کھانا پکا ہوا حرام ہے۔

ہندو کے گھر کی اور مقررہ دن کی بتوں سے گھومی ہوئی پلید ہاتھوں سے تیار رشدہ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی مصداق دیوبندی کو درست اور حلال طیب لیکن

مومن کے ہاتھ سے تیار شدہ پاک وحلال کھانا متبرک دن میں پکی ہوئی شی حرام ہو جائے اور ہندو کے پلید ہاتھوں ور پلید مشکوک غیر طاہر کنوؤں سے نکالا ہوا اور سود کا فضلہ بتوں کے نام سے پکا ہوا ان کے دوتا پیپل کے نیچے کا متر رشدہ سبیل کا پانی پاک اور پینا جائز ملاحظہ ہو۔

فتویٰ رشیدیہ ۳/۱۱۴} سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کرکے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں۔

الجواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے سبیل لگائی جاوے تو اس کا پینا حرام۔ ملاحظہ فرمائیے۔

فتویٰ رشیدیہ ۳/۱۱۳} محرم میں سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں فقط رشید احمد۔

اس سے ثابت ہوا کہ دیابنہ کے نزدیک مسلمان کے ہاتھ کا پانی وشربت ودودھ حرام اور ہندو کے ہاتھ کی خواہ سودی روپے کی مصرفہ ہو تو اس میں مضائقہ نہیں انے دو اور پھر مسلمان کے ہاتھ کی شی سے گنے کی رس چمار کے ہاتھ کی نکلی ہوئی یا چمار کے ہاتھ کا پانی حلال پاک اور دیابنہ کے نزدیک درست۔

فتویٰ رشیدیہ ۲/۱۷} کولہو جو یہاں چلتے ہیں اس میں سارا کاروبار چمار اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں یعنی رس کا نکالنا اور رس میں ہاتھ ڈالنا اور رس کا اپنے برتن میں فروخت کرنا مسلمان کو ان کے ہاتھ سے چھوئے ہوئے رس کا لینا جائز ہے یا نہیں یا وہ رس نجس ہے اور ناپاک ہے علی ھذا پانی ان کے ہاتھ کا پاک ہے یا نجس ہے ایسے پانی سے وضو کر کے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں فقط۔

الجواب: جب تک یقین اس امر کا نہ ہو کہ چمار کے ہاتھ نجس ہیں حکم نجاست رس وغیرہ پانی پر نہیں ہوگا پس صورت موجودہ میں خریدنا رس کا مسلمانوں کو اور استعمال کرنا اس کا درست اور حلال ہے علی ھذا پانی بھی پاک ہے نماز وغیرہ درست ہے فقط واللہ اعلم کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبند مدرسہ عالیہ دیوبند۔

فتویٰ رشیدیہ ۲/۱۵۰} مسئلہ فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں۔

الجواب فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز کرنا چاہیئے فقط رشید احمد یوں جمناب جس شیرینی پر ام القرآن پڑھی جاوے وہ تو پرے پرے دور دور گمراہ کی شی ہے اس واسطے کہ مسلمان نے اس پر الحمد جو قرآن کریم کی ماں ہے اس کو کیوں پڑھ دیا لیکن ہندو کے ہاتھ کی پوری کھیلیں یا اور کچھ اور کھانا مثلاً کپورے و کوہ چوہڑے کے ہاتھ سے بھنا ہوا اور ہندو کے سود کے روپے سے سبیل کا پانی اور چمار کی رس نکالی ہوئی اور اس میں اس نے ہاتھ ڈال کر صاف کیا ہو اور گوبری زمین پر بھی ہو او پر دیوبندی عیش اڑائے تو بہتر ہے۔

ثبوت تقرر گیارہویں

"دیوبندیوں کے نزدیک کلام پڑھ کر اہل قبور کو بخشایا ان کی طرف سے کچھ خیرات دنیا۔ دن مقرر کر کے تو صدقہ بھی حرام اور قرآن پڑھنا بھی حرام اور قرآن پڑھنے والا کافر"

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَا اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ